79681 ـ اگر کوئی شخص دو افراد کی جانب سے حج یا عمرہ کا احرام باندھے

سوال

کیا میرے لیے اپنے متوفی والد اور والدہ دونوں کی جانب سے ایك ہی عمرہ کی نیت کرنی جائز ہے، یا کہ ہر ایك کے لیے علیحدہ عمرہ کرنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

حج یا عمرہ صرف ایك ہی شخص کی جانب سے ہو سکتا ہے، ایك ہی وقت میں آپ والد اور والدہ کی طرف سے عمرہ نہیں کر سکتے، اور اس میں بھی بہتر اور افضل یہ ہے کہ آپ پہلے والدہ کی جانب سے عمرہ کریں؛ کیونکہ والدہ کا حسن سلوك میں زیادہ حق ہے، لیکن اگر والدہ کی طرف سے نفلی عمرہ ہو اور والد کی جانب سے واجب وہ اس طرح کہ والد نے اپنی زندگی میں عمرہ نہ کیا ہو تو پھر آپ والد کی طرف سے پہلے عمرہ کریں.

کشاف القناع میں ہے:

" اگر والدین متوفی ہوں یا پھر جسمانی طور پر عاجز تو ان کی جانب سے حج کرنا مستحب ہے.

اور بعض نے یہ زیادہ کیا ہے کہ: اگر انہوں نے حج نہ کیا ہو, اور امام احمد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ والدہ کو مقدم کیا جائیگا، کیونکہ وہ حسن سلوك کی زیادہ حقدار ہے، اور والد کی طرف سے فرضی حج کو والدہ کی طرف سے نفلی حج پر مقدم کیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: کشاف القناع (2 / 377).

اور جو شخص حج یا عمرہ کا احرام دو اشخاص کی طرف سے باندھے تو اس کا وہ حج یا عمرہ اس کی اپنی جانب سے ادا ہوگا.

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور اگر دو آدمیوں نے ایك شخص کو اپنے اپنے والد کی طرف سے حج کرنے کے لیے اجرت پر لیا اور اس شخص نے ان دونوں کی طرف سے احرام باندھ کر تلبیہ کہا تو اس کی اجرت باطل ہو جائیگی، اور اس کا حج اپنی جانب سے

ہوگا، نہ کہ ان دونوں کی جانب سے.

اور اگر اس نے اپنی اور ان دونوں کی طرف سے، یا پھر ان میں سے ایك کی جانب سے تو حج اس کی اپنی طرف سے ہوگا اور اس کی اجرت باطل ہو جائیگی " انتہی

دیکھیں: الام للشافعی (2 / 137).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر اس نے ایك ہی نسك میں دو اشخاص کی جانب سے نیابت کرتے ہوئے دونوں کی جانب سے احرام باندھا تو ان کی طرف سے نہیں بلکہ اس کی اپنی طرف سے ادائیگی ہوگی؛ کیونکہ ان دونوں کی طرف سے ہونا ممکن ہی نہیں، اور نہ ہی ان میں سے کسی ایك کی طرف ہے.

اور اگر اس نے اپنی اور کسی دوسرے کی جانب سے احرام باندھا تو اس کی اپنی جانب سے ادا ہوگا؛ کیونکہ جب اس کی اپنی جانب سے ادا ہو اور اس نے نیت بھی نہ کی، تو اس نیت سے ہونا زیادہ اولی ہے " انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (3 / 97).

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں کہتے ہیں:

ہمارے اصحاب کا کہنا ہے:

اگر دو آدمیوں نے ایك شخص کو اپنی جانب سے حج کرنے کے لیے اجرت پر لیا اور اس شخص نے دونوں کی جانب سے احرام باندھ لیا تو اس کا احرام اپنی جانب سے نفلی ہوگا، اور ان میں سے کسی ایك کی طرف سے بھی احرام نہیں ہوگا؛ کیونکہ دو اشخاص کی جانب سے احرام نہیں ہوتا، اور ان میں ایك شخص دوسرے سے اولی اور بہتر نہیں.

اور اگر وہ ان میں سے کسی ایك اور اپنی جانب سے احرام باندھے تو احرام اس کی اپنی جانب سے ہوگا؛ کیونکہ دو اشخاص کی جانب سے احرام باندھنا جائز نہیں، اور وہ خود کسی دوسرے شخص سے زیادہ اولی ہے لہذا اس کی اپنی جانب سے ادا ہوگا.

امام شافعی رحمہ اللہ نے کتاب الام میں ایسے ہی بیان کیا ہے، اور الشیخ ابو حامد اور قاضی اور ابو طیب اور اصحاب نے ان کی متابعت کی ہے " انتہی

دیکھیں: المجموع للنووی (7 / 126).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمارے اور آپ کے نیك و صالح اعمال کو شرف قبولیت سے نوازے.

واللہ اعلم .